حکیم الاُمت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (۲)

—— عبدالرشید عراقی ——

حدیث و سنت کے ضمن میں حضرت شاہ صاحبؒ کی تجدیدی مساعی

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حدیث کی ترویج و اشاعت اور احیاء سنت کے سلسلہ میں جو عظیم تجدیدی کارنامہ سرانجام دیا وہ ان کی کتاب زندگی کا ایک اہم اور روشن باب ہے۔ حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حدیث و سنت کے سلسلہ میں جو روشن خدمات سرانجام دیں اس کے تذکرہ سے پہلے ضروری ہے کہ یہ واضح کیا جائے کہ حدیث کا دین اسلام میں کیا مقام ہے۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی ایک تحریر سے حدیث کا صحیح مقام واضح ہوتا ہے۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

> "حدیثِ نبوی ایک ایسی صحیح میزان ہے جس میں ہر دور کے مصلحین و مجددین اس امت کے اعمال و عقائد' رجحانات و خیالات کو تول سکتے ہیں' اور امت کے طویل تاریخی و عالمی سفر میں پیش آنے والے تغیرات و انحرافات سے واقف ہو سکتے ہیں۔ اخلاق و اعمال میں کامل اعتدال و توازن اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتا جب تک قرآن و حدیث کو بیک وقت سامنے نہ رکھا جائے۔ اگر حدیث نبویؐ کا وہ ذخیرہ نہ ہوتا جو معتدل' کامل و متوازن زندگی کی صحیح نمائندگی کرتا ہے' اور وہ حکیمانہ نبویؐ تعلیمات نہ ہوتیں' اور یہ احکام نہ ہوتے جن کی پابندی رسول اللہ ﷺ نے اسلامی معاشرہ سے کرائی' تو یہ امت افراط و تفریط کا شکار ہو کر رہ جاتی' اور اس کا توازن برقرار نہ رہتا' اور وہ عملی مثال نہ موجود رہتی جس کی اقتداء کرنے کی خدا تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ترغیب دی ہے:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (الاحزاب ۲۱)
"یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ (ﷺ) کی ذات اسوۂ حسنہ ہے۔"
اور یہ فرماکر آپؐ کے اتباع کی دعوت دی ہے:
قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ (آل عمران:۳۱)
"آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمہیں اللہ سے محبت ہے تو میری اتباع کرو' اللہ تم سے محبت کرے گا' اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔"

یہ ایک ایسا عملی نمونہ ہے جس کی انسان کو ضرورت ہے' اور جس سے وہ زندگی اور قوت و اعتماد حاصل کر سکتا ہے' اور یہ اطمینان کر سکتا ہے کہ دینی احکام کا زندگی پر نفاذ نہ صرف آسان' بلکہ ایک امر واقعہ ہے۔

حدیثِ نبوی ﷺ زندگی' قوت اور اثر انگیزی سے بھرپور ہے' اور ہمیشہ اصلاح و تجدید کے کام' فساد اور خرابیوں اور بدعتوں کے خلاف صف آرا اور برسرجنگ ہونے اور معاشرہ کا احتساب کرنے پر ابھارتی رہی ہے' اور اس کے اثر سے ہر دور اور ہر ملک میں ایسے افراد پیدا ہوتے رہے جنہوں نے اصلاح و تجدید کا جھنڈا بلند کیا' کفن بردوش ہو کر میدان میں آئے' اور بدعتوں و خرافات اور جاہلی عادتوں سے کھلی جنگ کی' اور دین خالص اور صحیح اسلام کی دعوت دی۔ اسی لئے حدیث نبوی امتِ اسلامیہ کے لئے ایک ناگزیر حقیقت اور اس کے وجود کے لئے ایک لازمی شرط ہے۔ اس کی حفاظت' ترتیب و تدوین' حفظ اور نشرواشاعت کے بغیر امت کا یہ دینی و ذہنی' عملی و اخلاقی دوام و تسلسل برقرار نہیں رہ سکتا تھا۔" (حدیث کا بنیادی کردار ص ۳۷۔۳۸)

سنت نبوی ﷺ اور حدیث نبویؐ کے مجموعے ہمیشہ اصلاح و تجدید اور امتِ اسلامیہ میں صحیح اسلامی فکر کا سرچشمہ رہے ہیں۔ مجددینِ امت نے ہمیشہ اپنے تجدیدی مشن کے لئے سنت نبوی اور حدیث نبوی کو اپنے سامنے رکھا اور اشاعت اسلام' توحید و سنت کی

ترقی و ترویج، شرک و بدعت کا استیصال اور بدعات و محدثات کے خاتمہ کے لئے حدیثِ نبوی ﷺ کو استعمال کیا۔ اور جب علمائے اسلام نے حدیث نبوی ﷺ سے اپنا تعلق کم کیا تو اسلامی معاشرہ میں کجی پیدا ہوئی، بدعتوں کا اضافہ ہوا، اور ایسی رسومات رواج پذیر ہوئیں جن کا سنت اور حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اپنی تجدیدی مساعی میں حدیث نبوی کو پیش نظر رکھا اور وہ اپنے مشن میں کماحقہ، کامیاب ہوئے۔ مولانا ابو الحسن علی ندوی لکھتے ہیں:

"اگر علمائے اسلام کی دسترس میں کتبِ حدیث نہ ہوتیں، اور سنتوں اور بدعتوں میں تفریق و امتیاز کا یہ معتبر و سہل ذریعہ نہ ہوتا تو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ (م ۷۲۸ھ) کے عہد سے حکیم الاسلام شاہ ولی اللہ صاحبؒ (م ۱۱۷۶ھ) کے عہد تک معلمینِ امت اور دین خالص کے مبلغین کا یہ سلسلہ وجود میں نہ آتا، اور مصلحینِ روزگار اور تصحیح عقائد و اصلاحِ رسوم کے علمبردار نظر نہ آتے۔ (تاریخ دعوت و عزیمت، ج ۵ ص ۱۷۵)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حدیث کی نشر و اشاعت کے لئے جو خدمات انجام دیں ان کے ضمن میں وہ فرماتے ہیں:

"پہلی چیز جس کو عقل اپنے اوپر واجب قرار دیتی ہے، یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے حالات و ارشادات کا تتبع کیا جائے کہ آپ ﷺ نے احکام الٰہی کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا اور کس طرح ان پر عمل کیا، پھر قلب و جوارح سے ان اقوال و احوال کی پیروی کی جائے، اس لئے کہ ہماری گفتگو اس شخص کے بارے میں ہے جس نے یہ حقیقت تسلیم کرلی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنے احکام کا مکلّف بنایا ہے، اور اس شخص نے تکلیفِ شرعی کی اس ذمہ داری سے عہدہ بر آہونے کا عزم مصمم کرلیا ہے۔"

(کلمات طیبات، ص ۱۷۲)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے حدیث اور متعلقاتِ حدیث پر جو کتابیں تصنیف کیں، ان کی فہرست حسب ذیل ہے:

۱- المسوّٰی (موطا امام مالک کی عربی شرح)

۲- المصفّٰی (موطا امام مالک کی فارسی شرح)

۳- شرح تراجم ابواب صحیح بخاری

۴- مجموعہ رسائل اربعہ

۵- الفضل المبین فی المسلسل من حدیث النبی الامین

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی فقہ' حدیث اور درس حدیث میں جو طریقہ رائج کرنا چاہتے تھے وہ آپ نے وضاحت کے ساتھ المسوّیٰ اور المصفّیٰ میں بیان کیا ہے۔ المسوّیٰ اور المصفّیٰ کے مطالعہ سے حدیث سے متعلق حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے علمی تبحر کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ موطا امام مالک کے بے حد قائل اور اس کے درس حدیث کے پرجوش داعی ہیں۔ آپ صحاح ستہ میں سنن ابن ماجہ کی بجائے موطا امام مالک کو شمار کرتے ہیں۔ آپ اپنے وصیت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں :

"جب عربی زبان پر قدرت حاصل ہو جائے اور موطا کے اس نسخہ کو جو یحییٰ بن یحییٰ مصمودی کی روایت سے ہے' پڑھائیں۔ ہرگز اس سے پہلو تہی نہ کریں کہ وہ علم حدیث کی اصل ہے' اور اس کا پڑھنا بڑے فیوض کا حامل ہے' ہم کو مکمل موطا کی سماعت مسلسل طریقہ پر حاصل ہے۔"

(وصیت نامہ فارسی' ص ۱۱)

موطا امام مالک کی عظمت کے ساتھ ساتھ حضرت شاہ ولی اللہ حضرت امام مالکؒ کی عظمت کے بھی قائل ہیں۔ موطا امام مالک کو حدیث کی اساسی کتابوں میں مانتے ہیں۔ (مقدمہ مصفّیٰ' ص ۲)

آپ حضرت امام شافعیؒ کے علم، تبحر کے بھی بڑے مداح ہیں۔

(قرۃ العینین' ص ۲۴۲)

اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

"ان فقہاء و محدثین میں سب سے عالی مرتبہ' وسیع الروایہ' حدیث سے باخبر

اور تفقہ میں عمیق امام احمد بن حنبل، پھر اسحاق بن راہویہ ہیں۔"

(حجۃ اللہ البالغہ، ج ا، ص ۱۵)

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی" کے مجددانہ کارناموں کے ضمن میں، جو آپ" نے حدیث نبوی ﷺ کے سلسلہ میں سرانجام دیئے، لکھتے ہیں:

"حضرت شاہ ولی اللہ صاحب" کے مجددانہ کارناموں میں ایک کارنامہ اور خدمتِ حدیث اور انتصار لِلسّنۃ ہی کے سلسلۂ زریں کی ایک اہم کڑی ان کی فقہ و حدیث میں تطبیق کی اور پھر مذاہب اربعہ میں جمع و تالیف کی کوشش تھی۔ اس سے بشارت نبوی ﷺ کی تصدیق ہوتی ہے، جس میں کہا گیا تھا کہ "تم سے خدا اس امت کی شیرازہ بندی کے ایک خاص نوع کا کام لے گا۔" (تاریخ دعوت و عزیمت، ج ۵ ص ۱۹۸)

شاہ صاحب" کی تجدیدی مساعی، حجۃ اللہ البالغہ کی روشنی میں

حجۃ اللہ البالغہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی" کی مشہور تصنیف ہے۔ اس کتاب میں آپ نے حکمتِ تشریع، حدیث، فقہ، تصوف، اخلاق، فلسفہ، جملہ علوم پر بحث کی ہے۔ محی السنہ مولانا سید نواب صدیق حسن خان" حجۃ اللہ البالغہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

درفن خود غیر مسبوق الیہ واقع شدہ و مثل آں دریں ۱۲ صد سال ہجرت از ہیچ یکے از علمائے عرب و عجم تصنیفے بوجود نیامدہ، و من جملہ تصانیف مؤلفش مرضی بودہ امت وفی الواقع بیش ازاں ست کہ وصفش تواں نوشت۔

(اتحاف النبلاء، ص ۱۷)

حجۃ اللہ البالغہ میں حضرت شاہ ولی اللہ" نے شریعت کے حقائق و اسرار بیان کئے ہیں اور بتایا ہے کہ دین اسلام کے جو عقائد ہیں ان میں کیا کیا مصلحتیں ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ" نے اس کتاب میں عقائد سے لے کر عبادات، معاملات، احسان و تزکیہ، مقامات و احوال کسبِ معیشت کے طرق، تبرع و تعاون، تدبیر منزل، خلافت، قضاء، جہاد، آدابِ طعام، آدابِ صحبت، معاشرت اور آخر میں فتن، حوادث مابعد اور علامات قیامت کی احادیث

سے بحث کی ہے۔ غرض اس کتاب میں دین کے تمام شعبوں یہاں تک کہ اخلاق اور تزکیۂ نفس و احسان تک کی ترجمانی کی گئی ہے۔ حجتہ اللہ البالغہ کی طرز کی کتاب کسی دوسرے مذہب میں نہیں ہے۔ اس میں دین و نظامِ شریعت کا ایک جامع، مربوط اور مدلل نقشہ پیش کیا گیا ہے۔

شاہ صاحبؒ کی تجدیدی مساعی 'ازالۃ الخفاء... کی روشنی میں

حجتہ اللہ البالغہ کے بعد حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی معرکۃ الآراء کتاب "ازالۃ الخفاء عن خلافۃ الخلفاء" ہے۔ اس میں خلافتِ راشدہ کی تاریخ و توثیق اور شیعیت کی تردید کی گئی ہے۔ یہ کتاب اپنے موضوع پر منفرد اور یگانہ کتاب ہے۔ پوری کتاب وجد آفریں اور ولولہ انگیز علمی اور ذوقی نکات سے لبریز ہے۔ مولانا عبدالحی لکھنوی نے لکھا ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی کی یہ کتاب اپنے موضوع کے اعتبار سے بے نظیر اور عدیم المثال ہے۔

(التعلیق الممجّد، ص ۲۵)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اس کتاب میں تاریخ خلفائے راشدین کے علاوہ اختلافِ امت کا خاتمہ اور سیاست و تمدن پر بھی بحث کی ہے، خلافت کی تعریف کی ہے، اور قرآن مجید سے خلفائے راشدین کی خلافت کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ اس کے ساتھ اس کتاب میں خلفائے راشدین کے فضائل و مناقب بیان کئے ہیں، اور حضرت عمر فاروقؓ کے مذہب، فتاویٰ اور احکام پر کافی مواد فراہم کیا ہے جس سے ایک پوری فقہ فاروقی سامنے آگئی ہے۔ اس کتاب کی ایک بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اسلام کی دینی تاریخ اور ذہنی و مذہبی انقلاب و تغیر کا ایک خاکہ بھی پیش کر دیا گیا ہے۔

(جاری ہے)

قرآن حکیم کی مقدس آیات اور احادیث نبوی آپ کی دینی معلومات میں اضافے اور تبلیغ کے لئے اشاعت کی جاتی ہیں۔ ان کا احترام آپ پر فرض ہے۔ لہذا جن صفحات پر یہ آیات درج ہیں ان کو صحیح اسلامی طریقے کے مطابق بے حرمتی سے محفوظ رکھیں۔